۸۶ ۔ ۹۲ء

آنحضورؐ کا حُسنِ سراپا (شمائلِ مبارک)

حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ نے حضورؐ کا اس طرح حلیہ بیان کیا (بحوالہ شمائل ترمذی)

○

حُسنِ یوسفؑ، دمِ عیسیٰؑ، یدِ بیضا داری　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جہاں سب ہم نے چھان مارا حسین یکتا تمہیں کو دیکھا
مثال پائی ہر اک حسیں کی، حضورؐ تم سا تم ہی کو دیکھا

(اعلیٰحضرت غوثی شاہؒ)

○

آپؐ نہ تو بہت لمبے قد کے تھے اور نہ ہی بہت پست تھے بلکہ درمیانہ قد تھا۔ آپ کے بال مبارک نہ تو بالکل گھنگھریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ کچھ گھنگھریالے (بھی) تھے۔ چہرہ مبارک نہ تو بالکل پرگوشت تھا اور نہ ہی مکمل طور پر گول تھا بلکہ کچھ گولائی تھی رنگ سرخی مائل سفید تھا۔ آنکھیں سیاہ، پلکیں دراز، جوڑوں کی ہڈیاں موٹی تھیں، مونڈھوں کے سرے اور درمیان کی جگہ بھی پرگوشت تھی۔ بدن مبارک پر معمول سے زیادہ بال نہ تھے سینہ مبارکہ سے ناف تک بالوں کی لکیر تھی۔ ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں پرگوشت تھے چلتے وقت قوت کے ساتھ گویا کہ ڈھلوان جگہ میں چل رہے ہوں کسی طرف متوجہ ہوتے تو نظر بھر کر توجہ فرماتے دونوں کندھوں کے درمیان مہرِ نبوت تھی۔ آپ خاتم النبیین تھے۔ سب سے زیادہ سخی دل اور سب سے زیادہ سچ بولنے والے تھے۔ سب سے زیادہ نرم طبیعت اور سب سے زیادہ شریف گھرانے والے تھے۔ آپ کو اچانک دیکھنے والا مرعوب ہو جاتا اور آپ کے ساتھ معاشرت رکھنے والا مانوس ہو کر فدا ہو جایا کرتا۔ آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا

لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ
۷۸۶ ———— ۹۲

مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰہ (قرآن)
یا اللہ یا محمدؐ

آنحضور سید الکونین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ کی ابدی حیات طیبہ
کے متعلق قرآن وحدیث کی روشنی میں لکھی گئی ایک شاندار کتاب

حَیاتُ النَّبِیْ صلے اللہ علیہ وسلم

تُو باعثِ دنیا و دیں تُو ہی ہے ختم المرسلیںؐ
تیری حیاتِ جاوداں کی حق نے کھائی ہے قسم
(حضرت سیدی غوثی شاہؒ)

160 / RDP

مرتبہ

مبلغ اسلام واحسان شارح رُموز القرآن

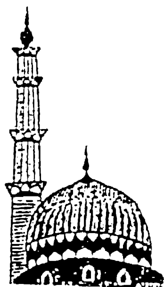
الحاج حضرت مولانا **غوثوی شاہ** صاحب قبلہ مدظلہ

(خلف خلیفہ وجانشین مفسر قرآن الحاج حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحب قدس اللہ سرہ)

بہ اہتمام : مولانا شاہد علی شاہ صاحب رُموزی شاہ (ممبئی)

ومولوی محمد مجتبیٰ قدیر الدین قادری تحسین صاحب (مقیم دمام سعودی عرب)

قیمت : Rs. 20/-



۷۸۶۔۹۲

حیوٰۃُ النبیؐ

نذرِ حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

تُو جانِ پاکی سر بسر نئے آب و خاک اے نازنیں
واللہ زِجاں ہم پاک تر روحی فداک اے نازنیں

الفقیر الی اللہ

کُنتُ عَبدہٗ و خادِمہ

حیاتُ النبیؐ

اُس مقدس ہستی کی حیاتِ طیبہ کا کیا کہنا جسکو خدا نے نور کہا (قَد جَاءَ کُمْ من الله نوُر کتتابُ مبین) اور جسکی پیغمبری آدمؑ کی پیدائش سے بھی قبل ہزاروں اور لاکھوں سال سے چلی آرہی ہو. اور جس آمدِ مبارکہ کی ہر نبی ورسولؑ نے پیش گوئی کی ہو اور اُن پر روزِ میثاق ہی ایمان لے آئے ہوں اُن کی شایان شان پیغمبری کا کیا کہنا۔

یہہ رمز روح پروری دو دلبری کرے
آدمؑ ہو آب و گل میں تُو پیغمبریؑ کرے
(حضرت سید شاہ کمالؒ "خرمنِ کمال")

آنحضور ﷺ کا وجود بابرکت خدا کی خدائی میں ایک ایسی عبدیت تامہ لیا ہوا ہے جسکا اندازہ لگانا فرشتوں، جنوں اور انسانوں کے بس کی بات نہیں یہ حضورؐ ہی کی بندگی کا فیضان ہے جو ساری کائنات پر چھایا ہوا ہے جسکی وجہ سے کائنات کا ہر ذرہ ذرہ خدا کی حمد وثناء میں مصروف ہے جیسا کہ قرآن میں ہے یُسبح له ما فی السموات وما الارض O آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہیں سب خدا کی تسبیح اور تحمید میں لگے ہوئے ہیں۔ اسی لئیے اللہ نے حضورؐ کی اس ازلی اور ابدی بندگی لی ہوئی عمر مبارک کی قسم کھائی۔ لَعَمْرُكَ اِنَّهمْ لَفِی سَكْرَتِهمْ يَعْمَهُونْ O اے میرے حبیبؐ ہمکو تمہاری عمر مبارک کی قسم ہے بے شک وہ نشہ میں مدہوش ہورہے تھے۔O یہاں اِس آیت میں اللہ نے حضورؐ کی عمر مبارک یعنے حضورؐ کی حیاتِ جاویداں کی قسم کھائی ہے۔ اِسی اعتبار کو اعلٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے اسی طرح بیان فرمایا ہے۔

تُوب باعث دنیا و دیں تو ہی ختم المرسلینؐ
تیری حیات جاویداں کی حق نے کھائی ہے قسم

کلمۂ طیبہ اور حیاتُ النبیؐ

آنحضورؐ کی حیات ابدی کے ثبوت میں کلمہ طیبہ کی شہادت (گواہی) ہی کافی ہے

لا الٰہ الا اللّٰہُ مُحَمَّد رسُولُ اللّٰہ

نہیں ہے کوئی حاجت روا و معبود سوائے اللہ قائم بخود کے اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں۔

ایک مسلمان کی مسلمانیت اسی کلمہ طیبہ کے زبان سے اقرار اور دل سے تصدیق کرنے سے بر قرار ہے۔ جب **لا الہ الا اللہ** زندہ ہے۔ تو اُسکے ساتھ جُٹا ہوا ملا ہوا **محمد رسول اللہ** بھی زندہ ہے اگر ہم (معاذ اللہ) صرف **لا الہ الا اللہ** کو مانیں اور **محمد رسول اللہ** کو نہ مانیں تو ہم مسلمان ہو ہی نہیں سکتے۔ کیونکہ **لا الہ الا اللہ** کے ساتھ **محمد رسول اللہ** ہی کلمہ طیبہ کہلاتا ہے اور یہ عجیب شان ہے کلمہ طیبہ کی کہ **لا الہ الا اللہ** میں بارہ حروف ہیں تو **محمد رسول اللہ** میں بھی بارہ حروف ہیں اور دونوں کو جمع کردیں تو 24 کا عدد حاصل جمع ہوگا۔ یعنے دن کے بارہ گھنٹے **لا الہ الا اللہ** کہہ رہے ہیں تو رات کے بارہ گھنٹے **محمد رسول اللہ** کہہ رہے ہیں۔ اس طرح دن اور رات کی گواہی سے ایکدن ہو جاتا ہے **دن جلال یزداں ہے تورات** جمال محمدیؐ ہے

الحاصل بقول حضرت سیدنا شیخ اکبر محی الدین ابن عربیؒ **اِسمه مکتوبٌ مشفوعٌ** یعنے اللہ نے محمد ﷺ کے نام کو اپنے نام کے ساتھ جٹا ہوا اور ملا ہوا رکھا ہے اور عرش اعظم پر بھی **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** لکھا ہوا ہے۔ اسی اعتبار کو حضرت سیدنا شاہ کمالؒ فرماتے ہیں۔

نہ ہرگز محمدؐ خدا سے جدا ہے　　　　وجود محمدؐ وجود خدا ہے

اور ہم میں بعض طریقت کا دعویٰ کرنے والے ۷۸۶ کو اوپر لکھ کر نیچے محمد صلعم کے عدد ۹۲ کو لکھتے ہیں جبکہ اللہ نے اپنے بازو محمد صلعم کے نام کو برابر کی جگہ دی ہے لہذا ہم اسطرح سے لکھا کریں ۷۸۶-۹۲

برادران **اسلام** کلمہ طیبہ کی حقیقت کو سمجھیئے تو انشاء اللہ حیات النبیؐ کی حقیقت کو سمجھ جائینگے جدامجد فخر اولیائے ہندوستان الحاج اعلحضرت سیدی و مولائی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ نے اس حقیقت کو اسطرح اظہار فرمایا ہے :

جمال **لا الہ الا اللہ** دکھتا ہے وہ　　　　ہے جس کے آگے آئینہ محمد رسول اللہ

آیتِ حیات

ارسالِ دُرودِ خداوندی اور حیات النبیؐ ایک واضح دلیل

حق تعالیٰ سبحانہ نے اپنے مقدس کلام مجید میں حضورؐ کی ابدی حیات کے لئے ایک ایسی آیت حیات کو جگہ دی ہے جس پر اُمتیانِ محمدی ﷺ خدا کا جسقدر بھی شکرادا کریں کم ہے اوروہ آیت یہ ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰئِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيماً ○

بے شک اللہ اوراُس کے فرشتے، نبی محترم (حضرت محمد صلعم) پر مسلسل درود بھیجتے چلے جارہے ہیں۔ تم بھی اے مومنو خوئے تسلیم کے ساتھ نبی ﷺ پر مسلسل درودو سلام بھیجتے رہو (۲۲ / ۴) **اللھم صلّ علیٰ سیدنا محمد و علیٰ آلِ سیدنا محمد عدد مافی علم اللہ و صلوٰۃ دائِمۃً بدوامِ مُلْكِ اللہ**

برادرانِ اسلام : اس آیت میں حق تعالیٰ نے اپنے حبیب سید الکونین حضرت سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ پر مسلسل درود سلام بھیجتے رہنے کا حکم دیاہے اوراس حکم خداوندی کے تحت قیامت تک اہل ایمان اس پر عمل کرتے رہینگے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اللہ نے اپنی مخصوص عبادت نمازیں قعدہ آخر میں **التّحیات لِلّٰہ والصّلوٰۃُ والطّیباتُ** کے ساتھ ہی **السّلامُ علیك ایھا النبیُّ وَرحمۃُ اللّٰہِ و برکاتُہٗ** کو جوامر حاضر کا صیغہ ہے اوربعد تشہد کے اپنے حبیبؐ پر درود بھیجنے کو بھی شامل کرلیاہے جس کے پڑھے بغیرکسی کی بھی نماز پوری نہیں ہوتی۔ ویسے نماز سے ہٹ کر بھی آنحضورؐ پر درودو سلام بھیجتے رہنا احادیث نبویہؐ سے ثابت ہے۔○ جیساکہ احمد و نسائی میں ہے کہ آپ صلعم نے فرمایا جب کوئی مجھ پر دُرود وسلام بھیجے گا تو اللہ میری رُوح مجھ پر واپس فرمایگا تاکہ میں اُس کا جواب دوں۔ چنانچہ اُسی حکم وارشاد کے تحت آنحضورؐ کی بعثتِ مبارکہ کے زمانہ سے آجتک حضورؐ پر مسلسل درودو سلام ہر آن وہر لحظہ بھیجاہی جارہاہے اور عین حالت نماز میں بھی درودو سلام پڑھاجارہاہے اس لحاظ سے حضورؐ کی روح مبارکہ حدیث طیبہ کی روشنی کے مطابق جسم ہی سے پیوست ہے اور یہ سلسلہ قیامت تک جاری رہیگا۔ ویسے بھی جیساکہ میں نے سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۵۶ میں بتایاہے کہ اللہ اوراسکے فرشتے مسلسل حضورؐ پر مسلسل درودوسلام بھیجتے ہی چلے جارہے ہیں اس طرح بھی حضورؐ کی روح جسم مبارک سے الگ ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حضورؐ پر مسلسل درودو سلام بھیجنا ہی حضورؐ کی ابدی حیات کاباعث ہے۔

حیات النبیؐ اور آیاتِ قرآنی

برادرانِ اسلام جبکہ خود اللہ نے اپنے نام کے بالکل قریب اور ساتھ ویکساں حضورؐ کے نام محمد رسول اللہ کو باقی رکھا ہے اور حضورؐ کی تعظیم وتکریم کا حکم دیا **و تعزرہ و توقرہ** یعنے حضور ﷺ کی مدد کرو اور اُنکی عزت کرو اور کہا کہ "**انّ العزۃ للہ ولِرسول وللمومنین ولکن المنٰفقین لا یعلمون**" بے شک عزت اللہ کی ہے اور اُسکے رسولؐ کی عزت ہے اور مومنوں کی عزت ہے لیکن منافق لوگ نہیں جانتے۔ چونکہ منافق صرف اللہ ہی کے نام کی عزت کو جائز رکھتے ہیں اس لیئے اللہ نے اُنھیں اپنی عزت کے ساتھ اپنے رسولؐ اور اپنے خاص مومن بندوں کی بھی عزت کو بحال رکھا۔

یہاں ہم قرآن وحدیث اور چند واقعات صحیحہ سے حضورؐ کی دوامی اور ابدی حیات طیبہ کا ثبوت پیش کرتے ہیں براہ کرم آپ کھلے ذہن اور خلوص دل سے ان کا بغور مطالعہ کیجئے۔ انشاءاللہ یہ حقیقت کھل جائیگی کہ حضورؐ آج بھی زندہ ہیں اور ہمیشہ زندہ رہیں گے۔

سب عرض حال کا صحوی کے ہے حضورؐ کو علم   کیسے مجالِ سُخن ہوگی روبرو رسولؐ

قرآن میں سورہ انبیاءؑ کی آیت نمبر ۱۰۷ میں یہ ارشادِ باری ہے : **وَما اَرسَلْنٰكَ اِلاَّ رَحمَةَ لِلعٰلَمِین** (۷/۱۷) "اے (محمد صلعم) نہیں بھیجا ہم نے آپؐ کو مگر آپ سارے عوالم کے لئے رحمت ہی رحمت ہیں۔" اِس آیت میں آپؐ کو رحمتِ عالم کہا گیا اور رحمت کا معنیٰ کسی پر ترس کھانا اور پھر اُس پر کرم فرمائی کرنا۔ مثلاً کوئی خدا کے غضب میں آنے کو ہے تو اُس پر رحم اور ترس کھا کر خدا کے دیئے اور عطا کئے گئے اعزازِ رحمت کو ظہور میں لاتے ہوئے اُس کو خدا کے غضب سے بچانا رحمت کا تقاضا ہے اور رحمت کا ایک اصل اعتبار اور معنیٰ یہ بھی ہے کہ کسی بھی چیز یا شئے کو اللہ ہی کی حول اور قوت سے اُسکی حسب اقتضاء عدمِ اضافی سے وجودِ اضافی کی طرف لے آنا۔ یہاں اُسی اعتبار رحمت کو بتایا جارہا ہے کہ آپ سارے عوالم کے لئے رحمت ہیں یعنے **ان عوالم کا** ظہور آپ ہی کی رحمت خاصہ کا نتیجہ ہے جو برقرار نظر آرہا ہے اسی اعتبارِ رحمت کو اللہ نے نور کا نام بھی دیا ہے۔ اور اُسی نور حقیقت کا اظہار حضورؐ نے اسطرح فرمایا ہے " میں اللہ کے نور سے ہوں اور کُل اشیاء میرے نور سے ہیں۔" پس اس آیت سے حضورؐ کی حیات ابدی کا ثبوت ملتا ہے جب عالم ہے تو اُسکے ظہور کے لئے رحمت

کے پاس تشریف لائے اُنکے اس دیر سے آنے پر حضورؐ نے حضرت اُبی بن کعبؓ سے جلد نہ آنے کا سبب پوچھا اُنہوں نے کہاکہ یارسول اللہ ﷺ "میں فرض نماز میں تھا" تب حضورؐ نے فرمایاکہ کیا اللہ نے قرآن میں نہیں فرمایاکہ "اللہ اور اسکے رسولؐ کے بلانے پر حاضر ہوجاؤ تاکہ وہ تمکو زندہ کردے۔ ایسے ہی بخاری شریف میں حضرت معید بن معلیٰؓ نے بھی اس واقعہ کو خود اُن سے منسوب فرمایا ہے اور ہوسکتا کہ حضورؐ نے اُن دونوں کو بھی قرآن کی اُس ہدایت کی طرف توجہ دلائی ہو کہ تم چاہے نماز میں ہو یا کسی بھی حالت میں ہو جب اللہ اور اُسکے رسولؐ تمہیں بُلائیں توتم ضرور اُنکے بُلاوے پر حاضر ہوجایا کرو تاکہ وہ تم کو زندہ کردے (اِس متذکر ترجمہ کی آیت یہ ہے یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْ اُستَجِیْبُو اللّٰہِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاکُمْ لِمَا یُحیِکُمْ ۝ (۹/۷)

اس آیت مذکورہ سے یہ معلوم ہواکہ آپکی پکار کا جواب دینا اور آپ سے وابستہ ہوجانا حقیقت میں زندگی حاصل کرنا اور زندہ ہوجاناہے اور اپنی خواہشات نفسانی اور اپنی نفس امارہ کی مُردگی سے ہمیشہ کیلئے چھٹکارا پانا ہے۔

اُسے عمر نوحؑ حاصل ہوا، گر تو کچھ نہیں ہے وہی زندگی غنیمت ہے جو تیرے ساتھ گذرے

مَیں نے زندگی صحوؔی نذرِ دوست ہی کردی اُسکی ہستی ہی اب تو مجھ پہ چھائی جاتی ہے

(حضرت صحوی شاہؒ)

یعنی ایک مسلمان کی مسلمانیت اور ایک نبیؑ کی نبوت اور ایک ولی کی ولایت سب حضورؐ ہی کے صدقے میں ہے بلکہ یہ عالم کانظام بھی حضورؐ ہی کے دم سے دائم اور اللہ کی طرف سے قائم ہے بعض جاہل علماء کہتے ہیں کہ نعوذباللہ" حضورؐ اب باقی نہیں رہے صرف طریقہ استغفار باقی ہے" جاننا چاہیے کہ خدا سے طلب عفو و استغفار کرنے کے لئے بھی حضورؐ ہی کی ذاتِ مبارکہ کا ہونا ضروری ہے جیساکہ قرآن کی اس آیت میں کہا گیا۔

۝ وَلَوْ اَنَّھُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَھُمْ جَآءُکَ فَاسْتَغْفَرُوااللّٰہ وَاسْتَغْفَرَلَھُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُ اللّٰہَ تَوّاباً رحیما (نساء ۶۴) یعنے وہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیااگر آپ کے پاس آئیں اور مغفرت چاہئیں اور (رسول اللہ صلعم) (یعنے آپؐ بھی) (اپنے وسیلہ سے) خدا سے اُنکے لئے بخشش و مغفرت چاہئیں تووہ ضرور اللہ کو مرطا بخشنے والا اور رحم کرنے والا مہربان پائینگے۔ یعنی بغیر وسیلہ محمدیؐ استغفار بھی خدا کے ہاں قبول نہیں۔

ہے تیرا واسطہ تاثیر دعا کا ضامن ہاتھ جنبش ہی میں رہتے ہیں کہ بھر جاتے ہیں

ہیں تو آپؐ سے منہ پھیرے ہوئے ہیں اور اب اُن منافقین کی اتباع میں ہمارے شدت پسند اور نا سمجھ مسلمان بھائی بھی حضور ﷺ کو (نعوذباللہ) اب آپؐ نہیں رہے" کہہ رہیں ہیں جب کہ حضور ﷺ اب بھی ویسے ہی ہیں جیسا کہ اُسوقت تھے یہی وجہ ہے کہ آج مشرق سے لیکرمغرب اور شمال سے لیکر جنوب تک ہرموذن (اذاں دینے والا) اپنی اذاں میں اشهدان لا اله الا الله کے ساتھ اشهدان مُحَمَّدٌ رَسُول الله کہکر آپ کی حیات جاوداں کی گواہی دے رہاہے اور ہر نمازی اپنی حالت نماز میں، قعدہ میں بیٹھا ہوا اَلتّحیاتُ لِلّٰه والصّلوٰة واطیباتُ کے ساتھ ہی --- السَّلَامُ علیكَ اَیهُّاالنبی و رحمة الله و برَکَاتُهُ کہکر حضورؐ پر سلام بھیج رہا ہے جو صیغہ حاضر قریب ہے اِس طرح وہ خدا کی اُلوھیت اور حضورؐ کی رسالت مبارکہ پر گواہی دیکر عین حالتِ نماز میں حضورؐ پر اور آپ کی آلِ پاک پر ایک نہیں دو۲ دو۲ دُرود بھی بھیج رہا ہے۔ ایک اَللّٰھُمَ صَلِ عَلیٰ مُحَمَّدٌ وَعَلٰے اٰلِ مُحَمَّدٍ اور دوسرا اَللّٰھُمَ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ" ہے ان تمام باتوں کا حضورؐ کی حیاتِ جاوداں سے تعلق ہے۔

○ اِسی طرح یہ آیت بھی حضورؐ کی شان حیات بیان کرتی ہے۔ :

وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیعُذِبُهم و اَنْتَ فِیهِمْ - وَمَا كَانَ اللّٰهُ مَعذَبهم وَهُمْ یَستْغْفِروْن -

(اے محمد صلعم، اللہ کو یہ گوارا نہیں کہ آپؐ کے ہوتے ہوئے اُن پر کوئی اجتماعی عذاب نازل ہو اور یہ کہ وہ توبہ واستغفار کریں) مفسر قرآن بحر العرفان الحاج حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ نے اس آیت کی تشریح کرتے ہوئے فرمایا کہ حضورؐ کی یہ موجودیت بھی کوئی زمانی یا مکانی نہیں بلکہ ایک ابدی موجودیت ہے وَمَا اَرْسَلنٰكَ الاَّ رحمة لِلعٰلمین - وَماَ مُحَمَّد الاَّ رسول اور وَاعلمُوا اَنّ فیكم رَسُولِ الله کے مصداق نہ صرف بہ اعتبار حقیقت بلکہ کہیں بصورتِ علم کہیں بصورتِ عمل اور کہیں دونوں کی جامعیت کے ساتھ آپؐ موجود ہے اور آج بھی ہم آپؐ ہی کے سہارے اپنے لیئے طلبِ عفوٗ واستغفار کر سکتے ہیں۔

عقیدہ حیات النبی ﷺ

جب آپ ﷺ اس دنیا سے بظاہر پردہ فرما گئے تو حضرت سیدنا عمرؓ نے کہا کہ "اگر کسی نے یہ کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ وفات کر گئے تو اُس کا سر ہے اور یہ تلوار ہے یعنے میں اسکے سر کو اِس تلوار سے الگ کر دونگا۔" چونکہ آپ پر حیات النبی کا اعتبار کھل چکا تھا اسی لیئے آپ یہہ کہہ جارہے تھے کہ اُتنے میں حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ آگئے اور کہنے لگے جو محمد ﷺ کی پرستش کرتا تھا (وہ یہ یقین کرے) حضرت سیدنا محمد مصطفٰے ﷺ جسمانی نوعیت سے پردہ فرما گئے یعنے ہماری ظاہری دنیا کے لحاظ سے وفات کر گئے اور جو تم میں خدا کی پرستش کرتا تھا تو خدا زندہ ہے وہ کبھی نہیں مریگا۔ پھر آپ نے آلِ عمران کی یہ آیت پڑھی یعنے " **وما محمد الا رسول** " ترجمہ : "اور محمد ﷺ تو ایک رسول ہیں ان سے پہلے بھی بہت سے پیغمبرؑ ہو گذرے ہیں۔ بھلا اگر یہ وفات کر جائیں یا قتل کیئے جائیں تو کیا تم اُلٹے پاؤں پھر جاوگے۔ (یعنے کیا تم مرتد و خارج اسلام ہو جاؤ گے) (اور اگر ایسا تم کروگے) تو اس میں سے خدا کا کوئی نقصان نہیں ہوگا اور خدا شکر گذاروں کے ساتھ ہے۔"

وہ لوگ جو حضورؐ کی حیات کے قائل نہیں اُنھیں اس آیت اور حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کی تقریر سے اس بات کی سند ملجاتی ہے کہ حضورؐ اب (نعوذ باللہ) باقی نہیں رہے حالانکہ آیت کا شانِ نزول غزوہ اُحد کے موقع پر اُس وقت کا ہے جبکہ دشمنانِ اسلام نے یہ مشہور کر دیا تھا کہ آپؐ (نعوذ باللہ) شہید کر دیئے گئے۔ یہاں حضرت سیدنا ابو بکر صدیقؓ کا اُس آیت کو پیش کرنے کا مقصد یہی تھا کہ کہیں لوگ حضورؐ کے پردہ ہو جانے کی خبر سُن کر مرتد نہ ہو جائیں اور اسی لئے آپؐ نے کہا کہ جو لوگ حضور ﷺ کو صرف ایک بشر کی حیثیت سے یعنی صرف محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کی حیثیت سے اُنکی پرستش کرتے تھے۔ تو وہ ظاہری صورت و شکل کا تعین اب ہماری ناقص اور کمزور آنکھوں کے سامنے بہ بظاہر نہیں رہا۔ لیکن اُنہوں نے جس ایک خدا کی پوجا و پرستش کی دعوت دی تو وہ اب بھی زندہ ہے اور اُسی کی پرستش و پوجا ہونی چاہیئے۔ اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضورؐ کی پوجا کون کر رہا تھا یا آج بھی حضورؐ کو زندہ جاننے والے حضورؐ کی پوجا کر رہے ہیں؟ کیا تعظیم کو تعبد کا نام دیا جائیگا؟ ایسا ہو ہی نہیں سکتا دراصل حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حیات النبیؐ کی اُس حقیقت کو جسکو حضرت سیدنا عمرؓ ابن خطاب نے ظاہر کر دیا تھا آپ بھی جانتے تھے مگر یہ حقیقت ہر ایک پر ظاہر نہ ہو جائے اس لئے آپ نے ایسا کہا۔ کیونکہ وہ دَور ابتدائے اسلام کا دور تھا کہیں سادہ لوح مسلمان واقعتہً حضورؐ کی پُوجا و پرستش شروع نہ کر دیں جیسا کہ اکثر انبیاؑ کے ماننے والوں نے اُن کے گذرنے کے بعد اُن کو ہی پوجنا شروع کر دیا اسی

حیاتُ النّبیؐ اور احادیث نبویؐ

O احادیثِ طیبہ کی دو مشہور احادیث ابوداودؔ و بیہقی نے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اچھےؔ دنوں میں جمعہ کا دن افضل ہے پس تم اس دن مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو کہ وہ مجھ پر پیش کئے جاتے ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کے پردہ فرمانے کے بعد وہ کیسے پیش کیا جائیگا جب کہ آپ قبر میں ہوں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا **فقال اِن اللہ حَرّم علیٰ الأرض اِن تاکُلَ اجسادُ الأنبیاءؑ** ۔ کہ خدا نے زمین پر یہ حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاءؑ کے اجساد (جسم) کو کھائے ۔ بیہقی نے شعب الایمان میں حضرت ابوہریرہؓ سے یہ روایت کی ہے کہ اُنہوں نے آنحضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ **مَنْ صَلَّی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِی سَمِعْتہُ وَمَنْ صَلّیٰ عَلَیّٰ غائِباً بَلَغْتُہُ** ۔ یعنے آپؐ نے فرمایا :۔ جو شخص میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھے گا میں خود اُس درود کو سُن لونگا۔ اور جو غائبانہ پڑھے گا اُس کا درود (فرشتوں کے ذریعہ) مجھ تک پہونچادیا جائیگا۔ اسی طرح بخاری نے اپنی تاریخ میں حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت کی ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا ایک فرشتہ ہے جس کو اللہ نے خلائق کی باتیں سننے کے قابل بنایا ہے وہ میری قبر کے پاس ٹہرا رہیگا جو کوئی مجھ پر درود بھیجے گا وہ مجھ تک پہونچائیگا۔ اِن احادیث طیبہ سے یہ ثابت ہوا کہ آنحضور ﷺ اب بھی زندہ ہیں اور ہمارے دُورد و سلام کو سن رہے ہیں یا فرشتے آپؐ تک ہمارے دُرود و سلام کو پہنچا رہے ہیں۔ یہاں ایک نکتہ یہ ہے کہ جو اہل ایمان ہیں اور جنھیں حضورؐ سے محبت ہے وہ حضورؐ کو زندہ سمجھ کر ہی درود بھیجیں گے چونکہ اُن کو "**سُنّیت**" Sunniath کا مُنہ ہے اور جو بے ایمان اور بے مُنہ ہیں وہ کس منہ سے حضورؐ پر درود بھیجے۔ اللہ نے ایسے ہی بے مُنہوں کو **صمٌ بکمٌ عُمیٌ** کہا ہے۔ یعنی بہرے ہیں ، گونگے ہیں، اور اندھے ہیں اور یہ لوٹ کے آنے والے نہیں۔ یعنے یہ مسلمانیت کے ظاہری کان، مُنہ اور آنکھ تو رکھتے ہیں مگر **سُنّیت** کے کان مُنہ اور آنکھ نہیں رکھتے یعنے حضورؐ کی محبت کی روح اُنکے اندر نہیں۔ جو اصل ایمان ہے۔ اسی طرح مسلم نے حضرت انسؓ سے روایت کیا ہے کہ آنحضور ﷺ شب معراج میں اس حالت میں گذرے کہ حضرت موسیٰؑ اپنی قبر میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اس حدیث صحیح مسلم سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ انبیاؑ بھی زندہ اور حیات ہیں اس بات کے اثبات میں حضرت ابویعلی محدث اپنی مُسند میں اور بیہقی نے کتاب حیات الانبیاءؑ میں حضرت انسؓ سے روایت کی ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء علیھم السلام اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے رہتے ہیں۔ الحاصل یہ تمام احادیث صحیحہ و طیبہ اس بات پر گواہ ہیں کہ آنحضور سیدنا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی زندہ ہیں ۔ جدامجد اعلٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ فرماتے ہیں۔

تو باعثِ دنیا ؤدیں تو ہی ہے ختم المرسلیں تیری حیاتِ جاوداں کی حق نے کھائی ہے قسم
(طیباتِ غوثی)

برادرانِ اسلام چنانچہ سعودی علماء بھی مسجدِ نبویؐ میں واقع روضۂ رسالتمابؐ کے پاس درود وسلام بھیجنے کو جائز سمجھتے ہیں اور اُسکی زائرین کو اجازت بھی ہے۔

حضورؐ مسلمانوں کے ظاہر تو ظاہر
بلکہ اُنکے خشوع اور خضوع کو بھی دیکھ رہے ہیں

حدیث صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا :

هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِیْ هٰهُنَا وَاللّٰهِ مَا یَخْفٰی عَلَیَّ رُکُوْعُکُمْ وَلَا خُشُوْعُکُمْ وَاِنِّیْ لَاَرَاکُمْ مِنْ وَّرَآءِ ظَهْرِیْ

اگرچیکہ تم مجھے قبلہ کی سمت (منہ کرا ہوا دیکھ رہے ہو مگر) مجھ پر تمہارا رکوع اور خشوع چھپا نہیں ہے۔ (جیسا میں سامنے دیکھ رہا ہوں) ویسے ہی میں تم کو اپنی پشت (پیٹھ) کے پیچھے سے بھی دیکھ رہا ہوں۔

اور قرآن نے بھی حضورؐ کی اس صداقت پر اسطرح گواہی دی ہے (۱۹-۱۵)

اَلَّذِیْ یَرٰکَ حِیْنَ تَقُوْمُ وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ

(اے میرے حبیبؐ) ہم آپؐ کو ہر نمازی کی الٹ پھیر میں دیکھ رہے ہیں۔ (ترجمہ غوثوی)

اعلحضرت سیدی غوثی شاہ فرماتے ہیں۔

یہ سچ ہے دیکھتے ہیں آپ یکساں ظاہر و باطن ہمیں بھی تو نظر آکر ذرا پھر دیکھنا دیکھو
تمہارا کمترین بندہ ہے غوثی یارسول اللہ عنایت اس پہ رکھو یا محمدؐ مصطفٰے دیکھو

(طیباتِ غوثی)

☆☆☆☆

حیاتُ النبیؐ اور حیاتِ طیبہ

مَنۡ عَمِلَ صَالِحاً مِّنۡ ذَکَرٍ اَوۡ اُنۡثیٰ وَھُوَ مُؤۡمِنٌ فَلَنُحۡیِیَنَّہٗ حَیٰوۃً طَیِّبَۃً وَّلَنَجۡزِیَنَّھُمۡ اَجۡرَھُمۡ بِاَحۡسَنِ مَاکَانُوۡا یَعۡمَلُوۡنَ O (۱۹/۱۴ ۔ النحل آیت ۹۷) "جو شخص نیک عمل کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ مومنؔ بھی ہو گا تو ہم اس کو (اس دنیا میں) پاکیزہ زندگی کیساتھ زندہ رکھینگے اور (آخرت میں) اُن کے (نیک) اعمال کا بہت ہی اچھا صلہ دینگے۔

یہاں اس آیت میں حق تعالٰی سبحانہ نیک اعمال کے صلہ میں مسلمانوں کو حیات طیبہ کی بشارت دے رہے ہیں تو اندازہ کیجئے کہ حضورؐ کی حیات طیبہ کی انتہا کیا ہوگی جو افضل الانبیاءؐ ہیں جو سید اولاد آدمؑ ہیں جنکی وجہ سے یہ کائنات بنی اور بنتی چلی جارہی ہے اور خدانے اُنھیں اپنی دونوں آنکھوں میں بٹھار کھا ہے **فَاِنَّکَ بِاَعۡیُنِنَا** اے میرے حبیبؐ تم ہماری دونوں آنکھوں میں ہو۔ جب وہ خداؔ کی آنکھوں میں ہیں تو اُنکی حیات کا لامتناہی ہونا ثابت ہوا۔

میری آنکھوں میں تُم تُم ہی میری نظر
تم کو دیکھا بھی تو خود کو ہی بھول کر (حضرت صحوی شاہؒ)



حضورؐ کی موجودگی باعث دین و ایماں

سورۃ حجرات کی آیت نمبر ۷ میں یہ آیت حضورؐ کی دوامًا موجودگی پر گواہی دے رہی ہے۔

وَاعۡلَمُوۡٓا اَنَّ فِیۡکُمۡ رَسُوۡلَ اللّٰہِ O اور جان لو کہ تم میں خدا کے پیغمبرؐ ہیں۔

یعنے حضورؐ کی یہ موجودگی ہی مسلمانوں کی مسلمانیت کی برقراری کا باعث اور وجہ دین و ایماں ہے

خدا تم میں نبیؐ تم میں ہے غوثیؔ نظر میں تم بھی کیا کیا ہو کسی کے
(طیباتِ غوثی)



حیات النبیؐ کے اثبات پر ایک اور دلیل

حدیثِ نبویؐ کے مشہور محدث حضرت ابو داودؔ اور ابن سِنیؔ نے مسجد میں داخل ہونے کی یہ دعا بتائی ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کی گئی ہے اور رسول اللہ ﷺ بھی اسی دعا کو مسجد میں داخل ہوتے وقت پڑھا کرتے۔ اور صحابہ کرامؓ کا بھی یہی معمول تھا اور آج سعودی عرب سے شائع ہونے والی دعاؤں کی کتابوں میں بھی اس دعا کو شامل کیا جا رہا ہے۔

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلامُ علےٰ رسول اللہ ﷺ

مَیں (داخل ہوتا ہوں) مسجد میں اللہ کا نام لیکر اور صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اسی طرح مسجد سے نکلتے وقت کی بھی یہ دعا بتائی گئی ہے

بسم اللہ والصلوٰۃ والسلام علےٰ رسول اللہ ﷺ (جسکو ابن ماجہ نے روایت کیا)

(نکلتا ہوں مسجد سے) اللہ کا نام لیکر اور صلوٰۃ و سلام بھیجتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر

ان دعاؤں کو مستند احادیث کے ذریعہ پیش کرنے کا مقصد یہی ہے کہ آنحضور ﷺ آج بھی موجود ہیں۔ جن پر مسلسل درود و سلام بھیجا جا رہا ہے۔ مگر یہ ایک حقیقت ہے کہ آپؐ کی موجودگی ہمارے بشری تقاضوں کی طرح نہیں بلکہ ایک نورانی کیفیات اور حقائق کو لی ہوئی ہے۔ ہمارے سلسلہ کے مشہور بزرگ جو ٹیپو سلطان شہیدؒ کے پیرو مرشد بھی ہیں یعنے حضرت سیدنا شاہ کمال علیہ الرحمہ (متوفی ۱۲۲۵ھ م ۱۸۰۹ء) اپنے منظوم کلام " خزنِ کمال " میں فرماتے ہیں۔

یہ رمز رُوح پروری و دلبری کرے — آدمؑ ہو آب و گل میں توؔ پیغمبریؐ کرے
توؔ نور سے خداؔ کے، ترے نور سے جہاں — توؔ حقؔ کی، اور خلق تری مظہری کرے

اور حضرت امیر مینائیؒ (متوفی ۱۳۱۸ھ م ۱۹۰۰ء) نے اس اعتبار کی اس طرح ترجمانی کی ہے۔

اِدھر اللہ سے واصل اُدھر مخلوق میں شامل — خواص یہ برزخ کبریٰ کا ہے حرفِ مشدد کا

برادران اسلام : متذکرہ دعاؤں کو مسجد کے باب الداخلہ میں اندر اور باہر لکھ کر لگائیں تاکہ مصلیان مسجد صحابہؓ کی سنت پر عمل کر سکیں (غوثوی شاہ)۔

☆☆☆☆☆

حیاتُ النبیؐ اور چند واقعات

رفاعیہ سلسلہ کے مشہور بزرگ حضرت سید احمد رفاعی متوفی ۵۵۵ھ ہجری میں جب حج بیت اللہ سے فراغت پاکر آنحضور ﷺ کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ پہونچ کر روضہ اقدس کے پاس پہونچے اور کچھ اشعار کہے اور آپکی آنکھوں سے آنسو جاری تھے کہ جالی مبارک سے آنحضور ﷺ کا دست مبارک نکلا اور حضرت سید احمد رفاعی علیہ الرحمہ نے آپکے دست مبارک کو چوما اور پھر بے ہوش ہوگئے۔

قارئین دیکھا آپؐ نے حضورؐ کی حیات مبارکہ کا اس سے بڑھ کر ثبوت اور کیا ہوگا اور اس واقع کو تبلیغی نصاب کے فضائل درود میں بھی درج کیا گیا ہے۔

اسی طرح ایک اور مشہور بزرگ حضرت عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ (متوفی ۱۸ / محرم ۸۹۸ھ) جنکا مزار شہر ہرات افغانستان میں مرجع خلائق ہے جب آپ ۸۷۷ھ میں فریضہ حج ادا کر کے مدینہ منورہ جانے کے ارادہ سے سفر کی تیاری میں تھے کہ آنحضور ﷺ نے امیر مکہ کے خواب میں آکر حضرت جامیؒ کی صورت بتا کر کہا کہ اس شخص جامی کو مدینہ منورہ نہ آنے دیں۔ چنانچہ امیر مکہ نے حضرت جامیؒ کو مدینہ منورہ جانے سے روک دیا۔ ادھر جامی اپنے آپ کو بوریے میں لپیٹ کر چھپتے چھپاتے مدینہ منورہ کے قریب پہونچ گئے اُدھر امیر مکہ کے خواب میں حضورؐ پھر تشریف لاکر اُسکو یہ فرمارہے ہیں کہ وہ (جامی) یہاں آرہا ہے اُسکو یہاں آنے نہ دیا جائے۔ امیر مکہ نے خود چند آدمیوں کے ساتھ مدینہ جانیوالوں کی تلاشی لی اور وہاں بوریے میں لپٹا ہوا حضرت جامیؒ کو پایا اور پھر اُنھیں گرفتار کر کے جیل میں ڈالدیا کہ اُسی رات امیر مکہ کے خواب میں تیسری مرتبہ حضورؐ نے تشریف لاکر فرمایا کہ "وہ کوئی مجرم نہیں بلکہ وہ ہمارا عاشق ہے" جب وہ یہاں آجائیگا تو مجھے اپنے روضہ سے باہر نکلنا پڑے گا (اور یہ قیامت تک نہ ممکن ہے) اسی لئے اُنھیں آنے سے منع کیا گیا ہے۔ جب یہ بات امیر مکہ کو معلوم ہوئی تو اُنہوں نے حضرت جامی کی بہت تعظیم اور عزت کی اور اُنھیں انعام واکرام کے ساتھ واپس لوٹا دیا۔

قارئین دیکھا آپ نے کہ اس واقعہ میں بھی حیات النبیؐ کا عکس جھلک رہا ہے۔ دراصل ہم میں ایسا ایمان اور ایسی محبت نہیں اور نہ ہماری آنکھیں ایسی ہیں جو حضورؐ کو دیکھ سکے قرآن نے جب صحابہؓ والے دور میں یہ فرمایا کہ **تَرَاهُمْ يَنظُرُونَ إِلَيْكَ وَهُمْ لَا يُبْصِرُونَ** اے میرے حبیبؐ! آپ سمجھتے ہیں کہ وہ لوگ آپ کو دیکھ رہے ہیں نہیں وہ لوگ آپ کو نہیں دیکھ رہے ہیں۔ وہ تو آپ کو صرف بشر کی حیثیت سے دیکھ رہے ہیں۔ ہاں صحابہؓ میں کچھ ایسے بھی تھے جو حضورؐ کو صحیح معنوں میں پہچانتے تھے چنانچہ حضرت حسان بن ثابتؓ فرماتے ہیں۔ یارسول اللہ صلعم آپ کے جیسا حسین میں نے کسی کو دیکھا نہیں۔ اور کسی ماں نے آپؐ جیسا پیدا نہیں کیا۔

وَاحسن منك لم ترفط عيني ۔۔۔ واجمل منك لم تلد النساء



خُلقت مبرا من كُل عيب ۔۔۔ كانكَ قد خلقتِ كما تشاء

آپؐ ہر عیب سے پاک ہے آپ اپنی مرضی سے جیسا چاہتے تھے پیدا ہوئے۔ اسی طرح حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ، حضرت سیدنا عمرؓ، حضرت سیدنا عثمان اور حضرت سیدنا علی رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین نے بھی حضورؐ کی توصیف میں نعتیہ اشعار کہے ہیں۔ آپ کے چچا حضرت سیدنا عباسؓ فرماتے ہیں۔

یارسول اللہ صلعم حضرت ابراھیم کو آگ کیسے جلاتی جبکہ آپؐ اُنکی سُلب میں موجود تھے۔ الحاصل:

مانا کہ جمالِ یار اتنا ارزاں تو نہیں ہے پھر بھی مگر ۔۔۔ جو خاص نگاہیں رکھتے ہیں اُن کے لئے جلوہ عریاں ہے

(حضرت سیدی صحوی شاہ)

انبیاءؑ کی بشریت پر اعتراض طریقۂ کفار ہے

قرآن مجید میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے بعد اللہ نے ایک جماعت میں سے ایک پیغمبر کو مبعوث کیا اور جس نے اُن سے کہا کہ تم خدا ہی کی عبادت کرو کہ اُس کے سوا تمہارا کوئی معبود و حاجت روا نہیں تو کیا تم خدا سے ڈرتے نہیں (یہ سنکر) انؐ کی قوم میں جو سردار کافر تھے اور آخرت کے آنے کو جھوٹ سمجھتے تھے اور دنیا کی زندگی میں (اللہ نے آزمانے کے لئے) اُنھیں خوشحالی دے رکھی تھی (جب اُنہوں نے دیکھا کہ کچھ لوگ اُس پیغمبرؑ کی باتوں پر عمل کرنے لگے ہیں) تب اُنہوں نے اپنی قوم سے کہا مَا ھٰذَآ اِلاَّ بَشَرٌ مِّثلُکُم یَاکُلُ مِمَّا تَاکُلُونَ مِنۡهُ وَ یشربُ مِمَّا تَشربُونO (۱۸/۳) وَلَئِنۡ اَطَعۡتُمۡ بَشَراً مِثلَکُمۡ اِنَّکُمۡ اِذاً لخسِرُون۔ (آیت ۳۳۔۳۴) (وہ کہنے لگے) یہ (پیغمبرؐ) تو تمہارے جیسا آدمی ہے جس قسم کا کھانا تم کھاتے ہو اِسی طرح کا (کھانا) یہ بھی کھاتا ہے اور (پانی) جو تم پیتے ہو اِس قسم کا (پانی) یہ بھی پیتا ہےO اگر تم نے اپنے ہی جیسے آدمی کا کہا مان لیا تو گھاٹے اور نقصان میں پڑجاؤگے۔ اسی طرح سورہ یاسین کی آیت نمبر ۱۵ میں ارشاد باری ہے کہ جب اللہ نے ایک قوم پر اُن ہی میں سے ایک کو پیغمبر مبعوث کیا تو وہ کہنے لگے قَالُوۡا مَآ اَنۡتُم اِلاَّ بَشَرٌ مِّثۡلُنا O (۲۲/۱۹) تم تو کچھ بھی نہیں مگر ہمارے ہی جیسے بشر و انسان ہیںO

برادران اسلام! ان دو مذکورہ آیتوں سے معلوم ہوا کہ پیغمبروں کو اپنے جیسا سمجھنا طریقہ کفار و مشرکین ہے چنانچہ آنحضورؐ کو بھی لوگ ویسا ہی سمجھے جیسا کہ پہلے پیغمبروں کو اُس زمانہ کے کفار سمجھتے تھے۔

اللہ نے حضورؐ سے فرمایا: قُلۡ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُکُمۡ یُوحیٰ اِلَیَّ۔ آپؐ کہدیں کہ میں تمہاری طرح کا ایک بشر تو ضرور ہوں مگر حقیقت یہ ہے کہ مجھ پر اللہ کی طرف سے وحی آتی ہے اور اس آیت کا تخاطب اہل کفر و شرک سے ہے اس آیت کی تشریح فرماتے ہوئے میرے والد و مرشد حضرت سیدی پیر صحوی شاہ صاحب قبلہؒ اپنی مشہور کتاب "ردمنافقت" میں بعنوان "آنحضورؐ انسان یا بشر" یوں رقمطراز ہیں۔ "اگرچیکہ حضورؐ مثلیت میں بشر ہیں مگر یُوحیٰ اِلَیَّ کی وجہ سے حضورؐ کی بشریت بے مثل ہے اس سے ہٹ کر بھی آیت بالا سے ظاہر ہے کہ حضورؐ انسان جیسے ہیں مگر کوئی انسان یا بشر حضورؐ جیسا نہیں۔ گویا حضورؐ کی بے مِثلیت کھلی اور اٹل ہے تب ہی تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا ہے اَیُّکُمۡ مِثلِیۡ یعنے تم میں کون ہے جو میری طرح ہو صاحبان اُسرار و رُموز کے نزدیک۔

مثلیت بشریت کی ایک علت

یہ بھی ہے کہ لوگ حضورؐ سے مانوس ہو کر دین و ہدایت کی طرف مائل ہوں جیسا کہ کہا جاتا ہے" الجنس الی الجنس"، جنس کو جنس ہی کی طرف رغبت ہوتی ہے جس کی وجہ سے اس کے اندر اثر پذیری کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کہتے ہیں کہ "لوگ حضورؐ کو اپنے اوپر قیاس کر لیتے ہیں" حالانکہ حضورؐ کی شان یہ ہے

مُحَمَّد بَشرٌ لاَ کالبَشرِ یَاقُوتٌ حَجرٌ کالحَجَر

عام لوگ حضورؐ کو عام بشر سمجھتے ہیں لیکن حضورؐ عام بشر نہیں۔ جیسے یاقوت پتھر جیسا ہے مگر پتھر نہیں۔ بلکہ وہ ہیرا ہے شاہِ طریقت حضرت سیدنا شاہ کمالؒ فرماتے ہیں۔

تخم وحدت کے شجر، خیر البشر — شاخِ کثرت کے ثمر، خیر البشر
وصلِ حق کو خلق میں بے واسطہ — کوئی نہیں پایا مگر خیر البشر

ماخذ : تبلیغی نصاب
(مصنفہ مولانا محمد زکریا صاحب)

مسئلہ حیات النبیؐ اور تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کے اکثر لوگ آنحضور ﷺ کی حیات کے قائل نہیں انہیں چاہیے کہ اُنکے ہی مکتب فکر کی "تبلیغی نصاب کتاب" میں فضائل دُرود کے باب میں حسب ذیل جو باتیں لکھی گئی ہیں اُس پر خود عمل کریں اور قائل ہو جائیں کہ آنحضور سیدنا محمد مصطفےٰ ﷺ اب بھی حیات ہیں۔

" بعنوانِ فضائل درودشریف" چند متفرق حقائق

یارَبِّ صَلِّ وَسلِمّ دائما اَبداً علیٰ حبیبکَ خیر الخلق کلهم

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُه، وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ نَائِیاً اُبْلِغْتُه، رَوَاهُ الْبَیْهَقِیْ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَان کَذَا فِی الْمِشْوٰةِ السَّخَاوِیُّ فِیْ تَخْرِیْجِهٖ

○ حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے میں اسکو خود سنتا ہوں اور جو دور سے مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہونچادیا جاتا ہے۔ (رواۃ بیہقی)

ف علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں متعدد روایات سے یہ مضمون نقل کیا ہے کہ جو شخص دُور سے درود بھیجے فرشتہ اس پر متعین ہے کہ حضورؐ تک پہونچائے اور جو شخص قریب سے پڑھتا ہے حضور اقدس ﷺ اسکو خود سنتے ہیں۔ جو شخص دور سے درود بھیجے اسکے متعلق تو پہلی روایات میں تفصیل سے گذر ہی چکا کہ فرشتے اس پر متعین ہیں کہ حضور اقدس ﷺ پر جو شخص درود بھیجے اسکو حضورؐ تک پہونچادیں۔ اس حدیث میں دوسرا مضمون کہ جو قبر اطہر کے قریب درود پڑھے اسکو حضور اقدس ﷺ بنفس نفیس خود سنتے ہیں۔ (اور آپ کا یہ سننا) بہت ہی قابل فخر قابل عزت، قابل لذت چیز ہے۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں سلیمان بن سحیمؒ سے نقل کیا ہے کہ میں نے خواب میں حضور اقدس ﷺ کی زیارت کی میں نے دریافت کیا یارسول اللہ! یہ لوگ حاضر ہوتے ہیں اور آپ پر سلام کرتے ہیں آپ اسکو سمجھتے ہیں؟ حضورؐ نے ارشاد فرمایا ہاں سمجھتا ہوں اور انکے سلام کا جواب بھی دیتا ہوں۔ ابراھیم بن شیبانؒ کہتے ہیں کہ میں حج سے فراغ پر مدینہ منورہ حاضر ہوا اور میں نے قبر شریف کے پاس جا کر سلام عرض کیا تو میں نے حجرہ شریف کے اندر سے وَعَلَیْكَ السَّلَامُ کی آواز سنی۔ اس سے معلوم ہونا چاہیے کہ آنحضور ﷺ پر سلام بھیجنے والے کو کیا شرف حاصل ہوتا ہے اگر تمام عمر کے سلاموں کا ایک جواب آوے سعادت ہے چہ جائیکہ ہر سلام کا جواب آوے

بہر سلام مکن رنجہ در جواب آں لب کہ صد سلام مرا بس یکے جواب از تو

اس مضمون کو علامہ سخاویؒ نے اس طرح ذکر کیا ہے کہ کسی بندے کی شرافت کی لئے یہ کافی ہے کہ اس کا نام خیر کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی مجلس میں آجائے۔ اسی ذیل میں یہ شعر بھی کہا گیا ہے۔

وَمَنْ خطرت منه ببالك خطرة ـ حقیق بان یسمو وان یتقدّمَا ترجمہ: "جس خوش قسمت خیال بھی آپ کے دِلمیں گذر جائے وہ اسکا مستحق ہے کہ جتنا بھی چاہے فخر کرے اور پیش قدمی کرے (اچھلے کودے)"

اس روایت میں حضور اقدس ﷺ کے خود سننے میں کوئی اشکال نہیں اسلئے کہ انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام اپنی اپنی قبور میں زندہ ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں لکھا کہ ہم اسپر ایمان لاتے ہیں اور اسکی تصدیق کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ زندہ ہیں اپنی قبر شریف میں اور آپؐ کے بدن اطہر کو زمین نہیں کھا سکتی اور اسپر اجماع ہے۔ امام بیہقیؒ نے انبیاء کی حیات میں ایک مستقل رسالہ تصنیف فرمایا ہے اور حضرت انسؓ کی حدیث الانبیاء احیاء فی قبورھم یصلّون انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہوتے ہیں اور نماز پڑھتے ہیں۔ علامہ سخاویؒ نے اسکی مختلف طرق سے تخریج کی ہے اور امام مسلم نے حضرت انسؓ ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں شب معراج میں حضرت موسیٰ کے پاس سے گذرا وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ نیز مسلم کی ہی کی روایت سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ میں نے حضرات انبیاء کی ایک جماعت کے ساتھ اپنے آپکو دیکھا تو میں نے حضرت عیسیٰ، حضرت ابراھیم علیٰ نبینا وعلیہما الصلوٰۃ والسلام کو کھڑے ہوئے نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ (ماخذ تبلیغی نصاب)

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن (تم کن کن حقائق کو جھٹلاؤ گے۔)

حیاتُ النبیؐ

از: شیخ الاسلام مفسر قرآن حضرت سیدی مولانا صحوی شاہ علیہ الرحمہ

وہ لوگ جو راہِ خدا میں مارے گئے قرآن ان کے تعلق سے ایک جگہ ارشاد فرماتا ہے۔ **ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا** ۔ الخ (آلِ عمران ۲۱) یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے گئے انھیں مُردہ مت کہو کیوں کہ وہ زندہ ہیں اور اپنے رب کی طرف سے وہ رزق پا رہے ہیں۔" اور جو آئندہ بھی اس راہ میں مقتل ہونگے ان کے تعلق سے بھی تہدید ہے۔

ولا تقولو المن یقتل فی سبیل اللہ اموات ۔۔ الخ (بقر ۱۹) "یعنی جو اللہ کی راہ میں مارے جائیں گے انھیں مردہ مت کہو، وہ زندہ ہیں لیکن تم کو اس کا شعور نہیں"۔

جب اتباعِ محمدی ﷺ کا یہ حال ہے کہ ان کو مردہ بولنا یا سمجھنا بھی خلاف ادب ہے۔ کیونکہ وہ زندہ ہیں اور رزق بھی پا رہے ہیں تو خود حضور ﷺ کی حیات طیبہ کا کیا اعتبار ہوگا اور ہمارا کونسا شعور یہاں بار پا سکے گا؟

"فرمایا حضور ﷺ نے کہ جو کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے اس کی آواز میں سنتا ہوں۔ صحابہؓ نے عرض کیا، کیا آپ کی وفات کے بعد بھی یارسول اللہ ﷺ؟ فرمایا۔ ہاں! خدا نے زمین پر حرام کردیا ہے انبیاء کے اجساد کو کہ کھائے" (طبرانی)

جی ہاں حضورؐ اب بھی حیات ہیں

اوپر کی حدیث شریف سے ثابت ہو چکا ہے کہ حضورؐ حیات ہیں اور بہ نفس نفیس سنتے بھی ہیں۔ اس سننے کی وجہ ہے کہ قعدہ نماز میں راست طور پر بارگاہِ نبویؐ میں بھی سلام پیش کیا جاتا ہے اور ساتھ ہی تصور تو کیا تحضّر بھی ایک صاحبِ ذوق نمازی کے لئے ضروری ہو جاتا ہے، حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ "تم اپنے قلب میں حضورؐ کی حضوری کا تصور رکھو اور تب کہو **السَّلامُ عَلیکَ ایُّھا النبیُّ و رحمۃ اللہِ بَرکاتہٗ**

(ماخذ احیا العلوم جلد اول باب چہارم)

اب ذرا حال غریباں دیکھ کر کہدے **نَعَمْ** تاکہ کچھ تسکین تو ہو سننے سے تری آواز کے (اعلحضرت غوثی شاہؒ)

حضور ﷺ کا جواب سلام

مشکوٰۃ شریف میں ابوداؤد اور بیہقی کے حوالہ سے لکھا ہے کہ: "حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ پر سلام بھیجے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ میری روح کو مجھ پہ لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں"۔ اس حدیث شریف سے حضور ﷺ کا حیات ہونا، سماعت فرمانا اور جواب سلام عطا فرمانا ثابت ہوا۔

امام ابن الحاج مدخل میں اور امام قسطلانی مواہب جلد دوم میں باب زیارت قبر شریف میں فرماتے ہیں کہ ہمارے علماء نے حضور ﷺ کی موت اور حیات شریف میں کوئی فرق نہیں فرمایا۔ حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ نے اپنی تصنیف **مدارج النبوۃ** میں لکھا ہے کہ "خدا نے حضورؐ کو ایسی قدرت بخشی ہے کہ آپؐ جہاں چاہیں اپنے جسد ظاہری سے ہو کہ جسد مثالی سے تشریف لے جائیں۔"

مقامش عبدہ، آمد و لیکن
جہانِ شوق را پروردگار است

(ماخذ ردّ منافقت) (مصنفہ حضرت مولانا صحوی شاہ)

حیاتُ النبیؐ

حضورؐ کے درباری شاعر حضرت حسان بن ثابتؓ نے جب حضورؐ کے سامنے
اِن اشعار کو پیش کیا تو آپؐ نے فرمایا کہ "تم نے سچ کہا"

O

وَشَقَّ لَهُ مِنْ اِسْمِهِ لِيَجله
فَذُوالعَرش محمود و هذا مُحمّدٌ

یارسول اللہ صلعم ! خدا نے آپؐ کی عظمت وشان ظاہر کرنے کے لئے آپ کا نام
اپنے نام سے مشتق (Adopt) کیا ہے۔
دیکھئے عرش والا تو محمود ہے اور آپ محمدؐ ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم)

O

وَاَحسَنَ مِنكَ لَمْ تَرقطُ عينى
وَاجمَلَ مِنكَ لَمْ تلدِ النِسّاء

یارسول اللہ صلعم "آپ سے بڑھ کر حسین اور خوبصورت میری آنکھوں نے نہیں
دیکھا، اور ایسا حسین وخوبصورت آپ جیسا کسی عورت نے پیدا بھی نہیں کیا۔

O

خُلقتَ مُبرّاءُ مِنْ كُلِّ عَيبُ
كَاَنَّكَ قَدْ خُلقتَ كما تَشَاءَ

(اور) یارسول اللہ صلعم ! ہر عیب و نقائص سے بری آپ پیدا کئے گئے ہیں اور
آپ اپنی مرضی سے جیسا چاہتے تھے ویسا ہی پیدا ہوئے یعنے اللہ نے آپکو آپکی
مرضی کے مطابق پیدا کیا۔ (مترجم : غوثوی شاہ)

جہان سب ہم نے چھان مارا حسین یکتا تمھیں کو دیکھا
مثال پائی ہر اک حسیں کی حضورؐ تم سا تمھیں کو دیکھا
(حضرت سیدی غوثی شاہ صاحبؒ)

☆☆☆☆

۸۶ـ۹۲ء

حیات النبیؐ اور تاجدارِ اھل بیت
حضرت سیدنا اِمام زین العابدینؓ
(ابن حضرت سیدنا اِمام حسین علیہ السلام)

اِنْ نِلْتَ یَا رَوحَ الصَّبَا یومً اِلٰی اَرضِ الْحَرَمْ بَلِّغْ سَلَامِی رَوضَۃً فِیھَا النَّبِیُّ الْمُحْتَرَمْ

اے بادِ صبا تیرا گزر اگر سرزمین حرم تک ہو تو میرا سلام اس روضہ کو پہنچا جس میں نبیؐ محترم رہتے ہیں

یَارَحْمَۃً لِلعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِین اَکْرِمْ لَنَا یَومُ الحزِیْن فَضلاً وَّجُوْداوَالْکَرَمْ

اے رحمتِ عالم آپ گنہ گاروں کے شفیع ہیں، ہمیں قیامت کے دن فضل وسخاوت اور کرم سے عزت بخشیے

حیات النبیؐ اور اِمام الآئمہ اِمام اہل سنّت

حضرت اِمام بخاریؒ وحضرت اِمام مسلمؒ اور تمام محدثوں اور اولیاء کے اِماموں کے اِمام

حضرت سیدنا اِمام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ

یَاسَیِّدَ السَّادَات جِئْتُکَ قَاصِدًا اَرْجُوْرِضَاکَ وَاحْتَمِی بِحِمَاکَ

اے سرداروں کے سردار میں آپ کے حضور آیا ہوں، آپکی خوشنودی کا امیدوار آپ کی پناہ کا طلب گار ہوں

اَنْتَ الَّذِی لَولَاکَ مَا خُلِقَ اَمْرءٌ کُلّاًوَلَا خُلِقَ الْوَرَای لَوْلَاکَ

آپ اگر نہ ہوتے تو پھر کوئی شخص ہر گز پیدا نہ کیا جاتا اور اگر آپ مقصود نے ہوتے یہ مخلوقات پیدا نہ ہوتیں

اَنْتَ الَّذِی لَمَّا تَوَسَّلَ آدَمُ مِنْ ذَلَّۃٍ بِکَ فَازَ وَھُوَا اَبَاکَ

آپ وہ ہیں کہ جب حضرت آدمؑ نے آپ کا توسل اختیار کیا اپنی لغزش پر تو کامیاب ہوئے حالانکہ وہ آپ کے جد بزرگوار ہیں۔

وَبِکَ الْخَلِیْلُ دَعَافَعَادَتْ نَارُہٗ بَرْدًا وَّقَدْ حَمَدَتْ بِنُوْرِسَنَاکَ

اور آپ ہی کے وسیلہ سے حضرت ابراہیم خلیلؑ نے دعا کی تو ان کی آگ سرد ہو گئی۔ آپؐ کے نورِ برکت سے بجھ گئی۔

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُودِ مِنْکَ وَلَمْ یَکُنْ لِاَبِی حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

پس میں آپ کے جود و کرم کا طلبگار ہوں کہ اس جہاں میں ابو حنیفہؒ کے لئے آپکے سوا اور کوئی نہیں ہے

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَاعَلَمَ الْھُدٰی مَاحَنَّ مُشْتَاقٌ اِلٰی مِثْوَاکَ

اے ہدایت کے علم سربلند مشتاقانِ شوق بے حد کے مطابق قیامت تک اللہ کا درود سلام آپ پر نازل ہوتا رہے۔

آدمؑ کو چھٹکارا مِلا اور خضر کو رستہ ملا
لائے وسیلہ جب ترا اے سید عالی ہمم

اگر نامِ محمدؐ را نہ آوردے شفیع آدمؑ
نہ آدم یافتے توبہ، نہ نوح از غرق نجینا

حیات النبیؐ

از : قطب الاقطاب سید الاصفیاء حضرت سیدنا شیخ عبد القادر جیلانیؒ
المعروف حضرت سیدنا غوث الاعظم دستگیر قدس اللہ سرہ و رحمتہ اللہ علیہ

بے حجابانہ درا ، ازدر کاشانہ ما   کہ کسے نیست بجز ، دردِ تو درخانہ ما

(یارسول اللہ ﷺ) آپ جو میرے محبوب ہیں بے حجاب وبے پردہ چلے آیئے کہ میرے گھر (دل) کا دروازہ کھلا ہے کہ یہاں (اس دل میں) آپ کی (محبت کے درد) کے سواء کوئی نہیں ہے

فتنہ انگیز مشو کاکلِ مشکیں مگشاء   تاب نہ غیر ندارد دل دیوانہ ما

اپنی سیاہ زلفوں کو مت کھولئیے۔ چونکہ زلفوں کی زنجیر میں پھنسے رہنے کی میرے دل کو تاب نہیں

گر نکیر آید و پرسد کہ بگو رب تو کیست   گویم آنکس کہ رُبود ایں دل ویرانہ ما

اگر منکر نکیر (قبر میں) مجھ سے یہ سوال کریں کہ تمہارا رب کون ہے !
میں کہونگا کہ وہ شخص ہی (میرا رب) ہے جو میرے ویرانہ دل کو لے گیا۔

محی بر شمع تجلائے جمالش می سوخت   دوست میگفت زہے ہمت پروانہ ما

اے محی (عبد القادر) دوست کے جمال شمع تجلیات میں جب میں اپنے آپ کو جلالیا (فنافی الرسول) کا درجہ حاصل کیا تو (دوست) نے کہا کہ واہ کیا ہمت ہے پروانہ کی ۔ (مترجم : غوثوی شاہ)

نور ہو جا، شمع روئے یار کا پروانہ بن ٭ گر تجھے بنا ہو کچھ تو عقل کھو دیوانہ بن (حضرت غوثی شاہ)

حیات النبیؐ

از قطب الاقطاب حضرت سیدُالاولیاء حضرت سیدنا خواجہ معین الدین چشتیؒ المعروف
حضرت سیدنا خواجہ غریب نواز قدس اللہ سرہ و رحمتہ اللہ علیہ

اندر آئینہ جاں عکس جمالے دیدم   ہمچو خورشید کہ در آب زلال دیدم

جس طرح سورج صاف اور شفاف پانی میں دکھائی دیتا ہے اسی طرح میں نے اپنی جان کے آئینہ میں حضورؐ کا عکس جمال دیکھا

خیرہ شد دیدہ عقل زلمعات رُخ تو   باوجود از پس پردہ خیالے دیدم

اگرچیکہ سادہ آنکھ آپ کے رخ روشن کی گرم تجلیات کو برداشت نہیں کریگی لیکن (اپنی نیستی و فنائت) کے ٹھنڈے پردہ میں خیالوں کے ذریعہ میں نے آپ کو ضرور دیکھا ہے

مَن اگروالہ و مدہوش شدم و معذورم   کہ در آئینہ عجب حسن جمالے دیدم

میں اگرچیکہ آپ کے عشق میں مدہوش اور بے سدھ ہوچکا ہوں
لیکن آپ کے حسن جمال کو اسی مدہوشی کے آئینہ میں ضرور دیکھا ہے

تا معین ذرہ صفت رخت بے نور ازل   نہ طلوع ، نہ غروب ، نہ زوالے دیدم

اے معین اگرچیکہ تیری صفت لباس بے نور ازل (عدم اضافی) ہے جہاں نہ طلوع ہے نہ غرب ہے اور نہ زوال کو دیکھا جاسکتا ہے یعنے انکو دیکھا بھی تو اُنکے ہی نور اور اُنکی ہی تجلیات کے ظہور سے یعنے بقول حضرت

۸۶ـ۹۲ء

حیات النبیؐ

از : عاشقِ رسولؐ حضرت عبدالرحمٰن جامی علیہ الرحمہ
(متوفی ۵۵۵)

○

تو جانِ پاکی سَرْ بَسَرْ ، نئے آب وخاک اے نازنیں
واللہ زجاں ہم پاک ترْ ، رُوحی فِداک اے نازنیں

یارسولؐ اللہ صلعم ! آپ کی ذاتِ مبارکہ تمام نقائصِ بشری سے پاک ہے، آپ (لوگوں کی طرح) آب آتش اور خاک باد نہیں (یعنے عناصر اربعہ کی طرح نہیں) بلکہ قسم اللہ کی آپ کی ذاتِ مبارکہ ہماری پاک اور مقدس روح سے بھی پاک تر ہے میری روح آپ پر قربان ہے۔

○

گر نہ بینم ہفتہٗ ماہِ رُخت
بگذرد آہم زچرخ ہفتمیں

یارسول اللہ صلعم ! اگر مَیں آپکو ہفتہ میں ایکدن بھی
نہ دیکھوں تو میری آہ و فغاں ساتوں آسمانوں سے بھی
اوپر جا پہونچے۔ (مترجم : غوثوی شاہ)

اُنکو دیکھ کر جینا اُن سے چھوٹ کر مرنا

حیاتُ النبیؐ

از شاہِ طریقت حضرت سیدنا سید شاہ کمال علیہ الرحمہ متوفی ۱۲۲۴ھ م ۱۸۰۹ء

(جو ٹیپو سلطانؒ کے پیر و مرشد تھے)



شہ انبیاءؑ یا حیات النبیؐ تجھے حق کیا یا حیات النبیؐ

ترے زلف و روح سے لیا صبح و شام ظُلم و ضیا یا حیات النبیؐ

انا انت ، اَنتَ اَنا تجھ شرف دیا کبریا یا حیات النبیؐ

ترے گھر کے مطبخ کے ہے گنج کا فلک آسیا یا حیات النبیؐ

ترے آستانے کے ہے صحن کا زمیں بوریا یا حیات النبیؐ

جو بسمل ہے تجھ غم کی شمشیر کا اوجم جم جیا یا حیات النبیؐ

مضٰی ما مضٰی کر مرے حال پر کرم حالیا یا حیات النبیؐ

ترے در کا سگ ہے کمالؔ اِس پر
رکھ اپنا میایا یا حیات النبیؐ



بسمل (زخمی) ظُلم (اندھیرا) مضٰی ما مضٰی (جو کچھ کہ گذرا) میایا (مہربانی)
مطبخ (کیچن، باورچی خانہ) گنج (خزانہ) انا (مَیں) انت (تُو) آسیا (وجہ اُمید آس)

اعلٰحضرت سیدی غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کے والد الحاج حضرت سیدی کریم اللہ شاہؒ کا یہ شعر بھی حیات النبیؐ کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

من بجز احمدؐ نہ دیدم در جہاں
در جہاں جو ملکہ تادر امکاں

حیات النبیؐ اور شاعرِ مشرق

علامہ ڈاکٹر سر محمد اقبال علیہ الرحمہ (مترجم: غوثوی شاہ)

O

اے ظہورِ تُو شبابِ زندگی — جلوہ ات تعبیر خوابِ بندگی

یارسول صلعم ! آپ کا ظہور (ہماری اسلامی اور عشق و محبت کی) زندگی کا شباب ہے اور آپ کا جلوہ خوابِ حیات کی تعبیر ہے جس سے آخرت میں بھی فائدہ اُٹھایا جائیگا

تادمِ تو آتش از گِلِ کشود

تودہ ہائے خاک را آدم نمود

جس دن سے آپؐ کے دم نفس سے آگ مٹی سے وابستہ ہوگئی تو مٹی سے آدم یعنے انسان پیدا ہوگیا کیونکہ اللہ کی ذات کو تو ہم اپنی چشم ظاہری سے نہیں دیکھ سکتے مگر یارسول اللہ صلعم آپ ہمارے سامنے ہیں (اور ہم آپ کو دیکھ رہے ہیں)

باخدا در پردہ گویم باتو گویم آشکار — یارسول اللہ ! اُو پنہان و تو پیدائے مَن

خدا سے در پردہ گفتگو ہوتی رہتی ہے اور آپؐ (یارسول اللہ صلعم) بے حجاب ہیں اور میں آپ سے ہمکلامی کا شرف حاصل کررہا ہوں۔

در جہاں شمع حیات افروختی — بندگان را خواجگی آموختی

یارسول اللہ صلعم ! آپ نے دنیا میں شمع حیات روشن کردیا اور اپنے غلاموں کو (کلمہ طیبہ کی بدولت) دنیا پر حکومت کرنا سکھادیا

تو آں اسرارِ جاں را فاش ترگفت

بدہ نطقِ عرف ایں عجمی را

جانِ عالمؐ کے رازوں کو میں فاش کردوں اگر آپؐ یارسول اللہ صلعم مجھ عجمی (غیر عرب) کو عرب کی فصاحت بیانی عطا کردیں۔

دِگر افسانہ غم باکہ گویم — کہ اندر سینہ ہا غیر از تو کس نیست

میں اپنا فسانہ غم کس کو سناؤں — کیونکہ میرے خانہ دل میں آپ کے سوا کوئی نہیں

وہ دانائے سُبل ختم الرسلؐ جس نے — غبارِ راہ کو بخشا فروغِ وادی سینا

نگاہِ عشق و مستی میں وہی اول وہی آخر — وہی قرآں وہی فرقاں وہی یٰسین وہی طٰہٰ

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آلباس مجاز میں — کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں میری جبینِ نیاز میں

حضورؐ کو دیکھنے پر

اعلیٰحضرت سیدی غوثی شاہ قدس اللہ سرہ کے چند اشعار

ماخذ۔ طیباتِ غوثی (منظوم کلام)

○

بیانِ نعت احمدؐ سے معطر ہے دہن میرا — خدا منہ چوم لیتا ہے وہ شیریں ہے سخن میرا
ذرا سی جھلک سرکارؐ کے جلوے کی دیکھی ہے — تو کیا کیا تکتے ہیں منہ آج شیخ و برہمن میرا

○

اک جھلک دیکھی ہے سرکار کے جو جلوے کی — آج موسیٰ کہیں منہ تکتے ہیں کیا کیا میرا

○

محمدؐ کا ہے نظارہ مرے دل اور آنکھوں میں — مزہ لیتا ہوں فرقت میں تصور سے وصالوں کا
سنائیں گے غزل یہ نعتیہ محشر میں ہم غوثی — نبیؐ کے سامنے مجمع ہو جس دم عشق والوں کا

○

رویا میں نظر زلف محمدؐ پہ پڑی ہے — مدت میں کہیں اب میری تقدیر لڑی ہے
دیکھو تو ذرا مرنا میرا عشق نبیؐ میں — سرکارؐ بھی ہیں موت بھی دُلہن سی کھڑی ہے

○

محمدؐ ادھر بھی ذرا دیکھنا — ہمیں بھی اُو نورِ خدا دیکھنا
ہے بلبل کا جینا گلوں سے مگر — میری زندگی آپ کا دیکھنا

○

جہاں سب ہم نے چھان مارا حسین یکتا تمہیں کو دیکھا
مثال پائی ہر اک حسیں کی حضورؐ تم سا تمھیں کو

○

دل میں ہے خیال رخ زیبائے محمدؐ — ہے پیش نظر حسن تجلائے محمدؐ
جنت سے غرض مجھکو نہ دوزخ کی ہے پروا — شیدائے محمدؐ ہوں شیدائے محمدؐ

○

خدائی ساری دیکھی ہم نے اپنے دیدہ دل سے — نہ پایا ایک بھی تم سا محمد رسول اللہ
جمال لا الہ الا اللہ دیکھتا ہے وہ — ہے جس کے آگے آئینہ محمد رسول اللہ

○

تیرے قرباں ساقیا بھر بھر کے دے جام طہُور — تو سلامت ہو ترا آباد میخانہ رہے
تو رہے آنکھوں میں تجھ کو میں سجدہ کروں — کعبہ آنکھوں میں مری ٹھہرے نہ بتخانہ رہے

○

ادب سے رک گیا جب میں تو دی آواز حضرتؐ نے — کہاں ہے غوثیؔ خستہ کہو دربار میں آئے
مجھے دربان نے روکا جب کہا سرکارؐ نے ہنس کر — اِسے آنے دو یہ غوثی ہے دیوانہ ہمارا ہے

(طیباتِ غوثی)

☆☆☆☆

نعتِ نبویؐ

از : اعلٰحضرت سیدی غوثی شاہ قدس اللہ سرہ

○

محمدؐ کا آنکھوں میں اپنے مکاں ہے
ہراک شئے سے صورت کا نقشہ عیاں ہے

تمنائے دیدار کیسی کہ ہر دم
نگاہوں میں دید نبیؐ کا سماں ہے

پھنسے ہیں دو۲ عالم کے دل گیسوؤں میں
فدا روئے انور پہ سارا جہاں ہے

خدا کا تو ثانی نہیں کوئی لیکن
محمدؐ سا دونوں جہاں میں کہاں ہے

ہم اس کے ہیں بندے ہم اس کی ہیں اُمت
کہ ہر ذرہ ذرہ میں جس کا نشاں ہے

کریں کیا فدا آپ پر یا محمدؐ
یہ دل آپ کا ہے یہہ آپ ہی کی جاں ہے

بھلا کس طرح ہو ہمیں خوفِ محشر
ہمارا نبی شافع انس و جاں ہے

محمدؐ کو کیا جانتا ہے تو غوثیؔ
میرا دین و ایماں میرا جان جاں ہے

○

رُویا میں نظر زلف محمدؐ پہ پڑی ہے
مدت میں کہیں اب مری تقدیر لڑی ہے

کم مستی عشق نبویؐ ہوتی ہے واعظ ؟
دیوانے یہ مئے تو میری گھٹی میں پڑی ہے

تصویر سے کیا کام ہے عشاق نبیؐ کو
صُورت یہ مرے دل کے نگینے میں جڑی ہے

جو لذتِ اُلفت ہے مرے دل ہی سے پوچھو
اُتنا ہے مزہ جتنی کہ یہ چوٹ کڑی ہے

دیکھو تو ذرا مرنا مرا عشق نبیؐ میں
سرکار بھی ہیں موت بھی دولہن سی کھڑی ہے

ہر سانس میں احمدؐ کی صدا اُٹھتی ہے دل سے
واللہ یہ نایاب مرے دل کی گھڑی ہے

جاں غوثیؔ نے دی آج فقط عشق نبیؐ میں
اِتنی سی تو ہے بات مگر دھوم بڑی ہے

☆☆☆☆

(ماخذ طیبات غوثی)

محبوبِ نازنیناں ﷺ

گلکدہ خیال کا ایک اور ورق

از : مولانا غوثوی شاہ

O

سُلطانِ تاجداراں — شہہ شہانِ خُوباں
ناز ہمہ حسیناں — دلدارِ دلرُبایاں

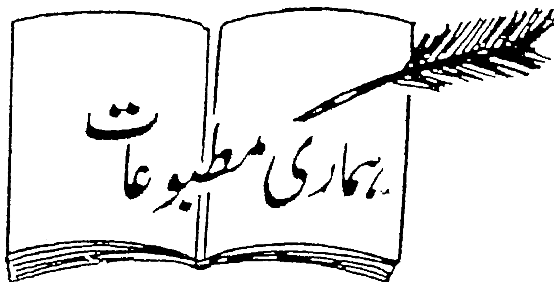
تجھ سے بہار عالم — دل بند صد گلستاں
تو ہی حیات عالم — اے جانِ جُملہ جاناں

سرتاجِ ماہِ رُویاں — سرِخیلِ جنگجویاں
سرتاجِ کج کلاہاں — محبوبِ نازنیناں

اے صدر بزم امکان — اے میر محفلِ جاں
تقدیر جملہ اکوان — اے بختِ خوش نصیباں

فردوس چشم بینا — اے پیک صد گلستاں
اے جان غوثوینا — اے وجہ دین و ایماں

پیک (قاصد)۔ کج کلاہ (معشوق) اکوان (جملہ موجودات)
بخت (قسمت) ۔ دلبند (پیارا) سرِخیل (سردار، امیر)
جنگجویاں (حق کی راہ میں لڑنے والے عارفین)



☆جام بہ جام ☆ اسرار توحید ☆ خرمن کمال ☆ کلماتِ کمالیہ ☆ رباعیات ابوالخیر مخزومی علیہ الرحمہ

حضرت مولانا غوثی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆کلمہ ءطیبہ ☆ مقصد بیعت
☆نور النور ☆ معیت الہٰ (تصوف) ☆طیباتِ غوثی (منظومات) ☆ مواعظِ غوثی

حضرت مولانا صحوی شاہ صاحب قبلہؒ کی چند مشہور تصانیف

☆سیرِ عبدیت (واقعہ ءمعراج) ☆ نذر مدینہ (نعتیں) ☆کتاب مبین (پارہ اول پارہ دوم)
☆ تشریحی ترجمہ قرآن ☆ الم تا تا والناس (منظوم ترجمہ قرآن) ☆گیارہ مجالس
☆تقدیس شعر معہ اضافات ☆ تطہیر غزل (مجموعہ کلام) ☆ اشارات سلوک (تعلیمات غوثیہ)
☆سلسلۃ النور (شجرہ بیعت) ☆ بدعت حسنہ ☆ردِ منافقت

حضرت مولانا غوثوی شاہ صاحب کی تصانیف

☆میزان طریقت ☆ رسول جہاںؐ ☆ اسرار الوجود ☆ تذکرہ نعمانؒ ☆ تاریخ صوفی
☆قرآن سے انٹرویو ☆ تاج الوظائف ☆ مراۃ العارفین ☆ کبریتِ احمر ☆ جوہر سلیمانی
☆ عظمتِ مدینہ ☆حج گائیڈ دیارین ☆کتاب سلوک ☆ فیوضیات کمال ☆ توصیف کمال
☆تعلیمات صحویہ ☆ عقائد اہلِ سنت ☆ خاتم النبینؐ ☆ تذکرہ شیخ اکبر ☆ گل کدہ خیال (منظوم کلام)
☆حسن حسین ☆ افصح العرب (زیر اشاعت) ☆ مسافر (زیر اشاعت)

سُبحانَ الّذیٰ اَسریٰ بِعَبدہٖ لَیلاً O ۱۵

جمالِ محمدیؐ

از :
حضرت سیدی مولانا صحوی شاہؒ



اُن کے رخسار کی روشنی سے چاند تارے چمکنے لگے ہیں
اُن کے انفاس کی تازگی سے ، پھول سارے مہکنے لگے ہیں

یاد رہ رہ کے آنے لگی ہے جیسے کھِلنے لگی ہر کلی ہو
چاک ہے آرزوں کا دامن ، اور کانٹے کھٹکنے لگے ہیں

آنسوؤں کی روانی کا عالم ، جیسے ساونؔ برستا ہو رم جھم
یعنی یوں دل بھر آیا ہے اپنا ، گویا بادل اُمڈنے لگے ہیں

اُن سے الفت محبت فریضہ ہے اپنا ، اس میں مرنا بھی ہے اپنا جینا
اُن بنا کِتنے جیون سفینے بیچ مَنجدھار اُلٹنے لگے ہیں

آو اے دوست آو ادھر کو ، ساز الفت کا پھر کوئی چھیڑو
دیکھو چھائے گھٹا دیکھو مچلے فضاء ، رُخ پہ کاکُل سنورنے لگے ہیں

دیکھے دیکھے کوئی ان کی رفتار دیکھے ، فرش تا عرش یکساں قدم ہے
چال کچھ ایسی سادہ سُبک ہے پر فرشتوں کے پنجھنے لگے ہیں

جو گذرتی ہے ہم پر خدارانہ پوچھو ، ہم یہ صحوؔی بتائیں بھی کیسے
چاہے خلوت ہو یا چاہے جلوت ہم بہ ہر جا تڑپنے لگے ہیں

(ماخذ : نذرِ مدینہ)

★★★★